واستبداد کو اپنے دلوں، زبانوں اور ہاتھوں سے روکیں اور خاص اسی غرض کے لئے انھوں نے جمعیۃ الدفاع الاسلامیۃ الصینیہ قایم کی جس کے صدر عمر بای جونگ سی ہیں جو چینی فوج کے ارکانِ جنگ کے صدر اور جنرل چیانگ کائی شیک کے ایک فوجی مددگار اور اُن کے ایک بہترین اور برگزیدہ ساتھی ہیں۔

چین کے مسلمان اپنے وطن کے وفادار ہیں اور مزید یہ کہ وہ اپنے مذہب کے پکے پیرو بھی ہیں اُن میں سے تقریباً ایک سو ہر سال فریضۂ حج کے ادا کرنے کے لئے مکہ مکرمہ جاتے ہیں۔

خلافت عباسیہ

جلد دوم۔

تاریخ ملت کا چھٹا حصہ جس میں اٹھائیس ۲۸ حکمرانوں متوکل سے لے کر مستعصم تک کے تمام تاریخی حالات بڑی کاوش سے جمع کئے گئے ہیں اس حصے میں بھی پہلے حصے کی تمام خصوصیتوں کا لحاظ رکھا گیا ہے واثق باللہ کے زمانے تک ایک صدی کو چھوڑ کر عباسی خلافت کے چار سو چوبیس ۴۲۴ سال کے دورِ حکومت کی تاریخ آپ کو اس میں ملے گی جس سے اندازہ ہوگا کہ بغداد جو مسلمانوں کی عظمت، اقتدار کا گہوارہ اور مشرقی ملکوں کا سرتاج تھا کس طرح ویران و پراگندہ ہو کر ان متفرق جماعتوں کا مسکن ہو کر رہ گیا جو ہلاکو خاں کی فوج کے ساتھ آئی تھی سلاطین بویہ، سلاجقہ، زنگی، ایوبی، علویین، باطنیہ، وغیرہ ہم عصر دول اسلامیہ کے حالات کا جامع خلاصہ بھی آپ کو اس کتاب میں ملے گا۔ کتاب کے آخر میں عباسی خلافت کے تمام دوروں پر ایک سیاسی اور تاریخی نظر ڈالی گئی ہے جو کم و بیش ۸۰ صفحات پر مشتمل ہے صفحات ۷۰۴ قیمت غیر مجلد چار روپے بارہ آنے مجلد پانچ روپے

مکتبہ برہان اُردو بازار جامع مسجد دہلی

امیر الامراء نواب نجیب الدولہ ثابت جنگ
اور
جنگ پانی پت

(۶)

(از جناب مفتی انتظام اللہ صاحب شہابی اکبرآبادی)

پھر کچھ بنائے نہ بنے گی اس طرح ہندوستان سے اسلامی حکومت و اقتدار کا نام و نشان ذلت کے ساتھ گم ہو جائے گا یہ بالکل غیر ممکن ہے کہ مرہٹے اپنے قول و قرار پر قایم رہیں اور ہماری جمعیت کے پریشان ہوتے ہی تمام عہد و مواثیق کو بالائے طاق نہ رکھ دیں "

نجیب الدولہ کی ان باتوں کا معقول جواب تو کوئی سردار روہیلہ نہ دے سکا لیکن شجاع الدولہ کے کہنے سننے سے صلح کو ترجیح دئے جاتے تھے آخرش نجیب الدولہ تنگ آگیا اور اس نے کہا شاہ دُرانی نے صلح یا جنگ کے متعلق مشورہ کرنے کا ہم کو حکم دیا تھا بہتر ہے کہ اب بادشاہ کے حضور میں تمام روداد پیش کردیں چنانچہ شاہ درانی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کل حالات عرض کئے۔ بادشاہ نے سب سرداروں سے مخاطب ہو کے کہا کہ میں نواب نجیب الدولہ کا طلبیدہ آیا ہوں اس لئے۔ نجیب الدولہ کی رائے سے اتفاق کرتا ہوں جو سردار نہ لڑنا چاہے وہ شوق سے ہمارا ساتھ چھوڑ کر چلا جائے "

بادشاہ کا سرداروں نے جوابِ تلخ سن کر مجبوراً اطاعت پر اظہار خیال کیا صرف شجاع الدولہ خاموش رہے ان تمام حالات سے بہاؤ کو مطلع کردیا اس کے ہمراہی سردار بھی آخری لڑائی لڑنے کے لئے بہاؤ سے اصرار کر رہے تھے۔ مگر وہ شاہ درانی سے مرعوب ہو چکا تھا اور سمجھ رہا تھا

احمد شاہ ابدالی کے ہاتھ سے جاں بر ہونا اب مشکل ہے ادھر فوج میں رسد کے نہ ملنے سے مرہٹوں کو سخت مصیبت تھی یہاں تک مورخین لکھتے ہیں کہ مرہٹے گھوڑوں کی ہڈیاں پیس پیس کر آٹے میں ملا کر کھا گئے اس کے علاوہ حصار میں پانچ لاکھ آدمیوں کے بول و براز کا جمع ہونا سخت تکلیف دہ تھا کوئی حصار سے باہر درانیوں کے ڈر سے نہ آ سکتا تھا جو نکلا سو گولی کا نشانہ بنا۔ بھاؤ نے آخری مرتبہ شجاع الدولہ کے کارندہ کاشی راؤ کو اپنے ہاتھ سے خط لکھا۔

"اب پیالہ لبریز ہو گیا ہے ایک بوند پانی کی سمانے کی گنجائش نہیں اگر ممکن ہو تو فوراً کچھ کیجئے ورنہ صاف جواب دیجئے پھر خط و کتابت کا موقع نہ ملے گا۔"

اس خط کے روانہ کرنے کے بعد سردار اور اُس کے سپاہی بھاؤ کے خیمہ کے گرد ہجوم لا کر فریادی ہوئے کہ پانی پت لوٹ کر دو چار دن گذارے اب ہم کو دو دن فاقہ سے گذر رہے ہیں اس عذاب میں مرنے سے بہتر ہے کہ تلوار کے منہ مارے جاویں اب دیر کرنی ضرور نہیں جو مشیتِ ایزدی ہے وہی ہو گا اگر حکم دو تو ایک پانی غنیم سے کر کے دل کے ارمان تو نکال لیں۔"

بھاؤ نے جواب دیا کہ میں بھی یہی مناسب جانتا ہوں اور جو سب کی مرضی ہو اس پر راضی

صبح کے تڑکے میں جنگ

بھاؤ نے حکم دیا کہ ایک گھنٹہ رات رہے سے مخالف کے لشکر کی طرف کوچ ہو اور تمام توپ خانہ آگے چلے بعد اس کے سب نے قسمیں کھائیں کہ جب تک جان تن میں ہے لڑائی سے منہ نہ پھیریں گے اور ہر ایک نے بیڑہ اٹھایا۔"

ادھر کاشی راؤ شفقہ بھاؤ شجاع الدولہ کو سنا رہا تھا رات کے تین بجے تھے یکایک جاسوس خبر لے کر پہنچے کہ مرہٹے مسلح ہو رہے ہیں اور اپنی جگہ سے حرکت کر رہے ہیں۔

شجاع الدولہ نے بھاؤ کے اس طریقے سے سمجھ لیا کہ ایک طرف صلح کی سلسلہ جنبانی ہے دوسری طرف فوج سے حملہ کی تیاری اسی وقت نجیب الدولہ کی نصیحت یاد آئی اور فوراً شاہ درانی کے خیمہ میں پہنچا تو دیکھا کہ شاہ درانی بالکل مسلح ہے اور خیمہ کے سامنے گھوڑا کسا کھڑا ہے۔ شاہ درانی نے تیاری کا حکم دیا اور تینے میں سپیدۂ سحر کے نمودار ہونے سے قبل ہی مرہٹوں کی ٹکڑی

آوازیں سُنائی دینے لگیں"۔

نقشہ میدان جنگ | منشی سدا سکھ لال لکھتے ہیں کہ مرہٹوں نے اپنے معسکر سے قریب ڈیڑھ کوس کے نکل کر توپوں کی ایک باڑ چلائی تب شاہ درانی کو یقین کلی ہوا کہ مخالف آتے ہیں فوراً قلیان کو جو اس وقت پی رہا تھا نوکر کے ہاتھ میں دیا اور بغیر کسی طرح کی بدحواسی کے وزیر اعظم شاہ پسند خاں کو بُلا کے وزیر کو اپنی خاص فوج پر متعین کیا اور فرمایا کہ تم قلب سپاہ میں رہو اور شاہ پسند خاں سے کہا کہ تم اپنی سپاہ نجیب الدولہ کے پاس رہ مستعد پیکار رہو اور ہر ایک سردار کو موقع بتلا کے حکم دیا کہ قرنا اور سرنا کی آواز بہادران رستم نژاد کے دلوں کو زندہ کیا چاہے اور مخالفوں کی سپاہ میں شور وحشت کا ڈالا چاہیے"۔

بادشاہ اسپ تیزگام پر سوار ایک مرتبہ تمام سپاہ سے آگے بڑھ کے سب سرداروں کی فوج کو ملاحظہ کرتا ہوا ایک سرے سے لے کر دوسرے بازو تک گذر گیا اور بعد ازاں صف سپاہ کے پیچھے اس سُرخ خیمہ میں جو لشکر کے سامنے ایستادہ کیا تھا جا بیٹھا اور وہاں سے لڑائی شروع کرنے کا حکم بھیجا مرہٹوں کی فوج کا رخ مشرق کی جانب اور احمد شاہ درانی کی سپاہ کا مغرب کی طرف تھا اور دونوں لشکروں کی ترتیب مقابلہ میں اس نہج پر تھی"۔

مشرق	مغرب
درانی	مرہٹے
برخوردار خاں، امیر بیگ خاں وغیرہ سرداران	ابراہیم خاں گارڈی، آپاجی گائیکوار،
مغل، دوندے خاں، حافظ رحمت خاں،	شیودیال پٹیل، بہاؤ مع لسواش راؤ، جسونت راؤ
عیاس خاں، احمد خاں بنگش، شاہ ولی خاں،	پنوار، شمشیر بہادر[1]، ملہار راؤ،
شجاع الدولہ، نجیب الدولہ، شاہ پسند خاں	جنکوجی سندھیہ۔

[1] باجی راؤ پیشوا کے تین بیٹے تھے بالاجی راؤ، رگھناتھ راؤ، اور شمشیر بہادر یہ ایک مسلمان عورت کے بطن سے تھا جو تمام بندیل کھنڈ کا مالک تھا اس کی اولاد میں نواب باندہ تھے (سیر المتاخرین)

(باقی آئندہ)

مرثیة الاستاذ العلامة شبیر احمد العثمانی رحمه الله

(شیخ الحدیث مولانا حبیب الرحمن الاعظمی)

البشر یا شبیر بلطف ربک

۱۳۶۹ھ

ارانی وقلبی دائما یتوجع — ولست اری دمعی عن العین یقلع
یفجعنی دهری فلا یکتفی بوا...... حدٍ — بل یجبر بعد آخر یفجع
خلیل، ومحمود، عزیز، وانور — واشرف، کانوا بیننا ثم اقشعوا
ومن بعدهم مولای شبیر احمد — الامام الهمام القرم امسی یودع
شیوخ تقضوا واحدا بعد واحد — فاصبح علم الدین مغناه بلقع
وهذی رزایا فادحات واننا — الی یومنا هذا السهما نتفجع
ولکنما الرزء الاخیر رزیة — لعمرک انکی للقلوب واوجع
فقد کان سلوانا لنا وبقیة — لاسلافنا کنا به نتمتع
منار الهدی طود العلی قدوة الوری — به یوتسی شیخ له القوم خضع
افاد طلاب العلم درسا وخطبة — وخطا وتصنیفا لهم الفضل اجمع
الیه انتهی فهم الکتاب فهذه — فوائده تملی وتتلی وتسمع
ودرس احادیث النبی وشرحها — بوجه لنا فیها شفاء ومقنع
یُخَلِّد ذکراه لنا شرح مسلم — کتاب جلیل مستطاب ممتع
مناقبه جلت عن الحصر کثرة — ماثره تروی مدی الدهر تسمع
فطین ذکی ثاقب الذهن نافذ البصیرة ذو رای متین مُرَوَّ
نقیه ونظار کذا متکلم — یُقَوِّم زیغ الزائغین فیقمع

مفسر تنزيل الكتاب محدث ومرتبته في دين اعلى وارفع
اديب بعيد الصيت والذكر منشئ بليغ، خطيب بالغ النطق مصقع
فمن كل نوع حظه متكامل وفي كل ضرب فضله ليس يدفع
تقي نقي ناسك ثم ديّن نموذج اخيار مضوا متورع
شبيه بهم في سمتهم ثم دلهم وقور حليم خاشع متخشع
قضى العمر في بث العلوم ونشرها خطابا وتذكيرا يفيد وينفع
محط رحال المستفيدين بيته ومجلسه روض من العلم ممرع
فاكرم به من عالم عامل بعلمه جالبا نفعا اليه وينفع
يذب عن الاسلام طول حياته ويحمي عن الدين المتين ويمنع
ويدأب في التصنيف والدرس يومه وليس من الاوقات شيئا يضيع
وكان اذا ما الديك صاح بسحرة يقوم فيدعو الله والناس هجع
رزئنا به علما كبيرا وحكمة وهذا الرزء خرقه ليس يرقع
فافئدة الاصحاب كلمى لفقده والبادهم حرى وكادت تصدع
واعينهم عبرى تسيل شؤونها واحشاءهم مما دهوا يتقطع
بكى فقده مصر وشام واعولت مدائن پاكستان والهند اجمع
بنفسك فارفق ايها المرء واستفق فحتى متى تبكي عليه وتجزع
فكل نعيم لا محالة زائل وكل سبيل الهالكين سيتبع
ونعم الوارث الباقي عزاء من الذي مضى واليه كل حي سيرجع
نرجي له الحسنى ومرضاة ربه فما عنده خير لعبد مضيع
فاكرم اله الخلق في الخلد نزله وافضل واجزل ان فضلك اوسع
اقول ضريح فيه نور مورخا لقبر ثوى فيه الامام السميدع

سنه ١٣٦٩ھ